255-آدم علیہ السلام کے بیٹوں کی شادی

سوال

میں الحمدللہ اپنے ایمان میں شک نہیں کرتا، لیکن میرے ذھن میں کچھ اشیاء آتی ہیں وہ یہ کہ :

جب آدم اور حواء علیہ السلام کی اولاد ہوئی تو ان کی شادی آپس میں ہوئی، توکیا قرآن مجید میں بہن کی اپنے بھائی کی شادی حرام نہیں ہے تو پھر یہ کیسے ہوا؟

پسندیدہ جواب

جب آپ کا دل ایمان پر مطمئن ہے توانشاء اللہ آپ کووہ وسوسے کچھ نقصان نہیں دے سکتے اس لیے کہ انسان کے دل میں جب بھی کوئی شبہ یا پھر اس کی عقل میں نصوص شرعیہ کے درمیان کوئی تعارض پیدا ہو تووہ حق پر ایمان لاتا ہے اوراس شبہ کا جواب اوراس تعارض کا حل ہے اگرچہ وہ اسے اس کی معرفت نہ ہواوروہ اس تک نہ جا سکے۔

لیکن انسان پر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دل ودماغ کوشبہات کی آماجگاہ نہ بنالے، یا پھر اس کا کام ہی شبہات اور تعارضات کو تلاش کرنا بن جائے اورفائدہ مند علم کی طلب ہی نہ کرے، اوراسی طرح مسلمان کو شریعت کی محکم امور کی معرفت ہونی چاہیئے تاکہ وہ متشابہ امور کوان کی طرف لوٹا سکے۔

رہاوہ مسئلہ جوآپ نے سوال میں پوچھا ہے تو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ شرائع کے مختلف ہوجانے سے احکام بھی بدل جاتے ہیں لیکن اصول اور عقائد نہیں بدلتے جوکہ سب شریعتوں میں ثابت ہیں۔

تواگر سلیمان علیہ السلام کی شریعت میں مجسمے بنانے جائز تھے توہماری شریعت میں یہ حرام ہیں، اوراگر یوسف علیہ السلام کی شریعت میں سجدہ تعظیم جائز تھا توہماری شریعت میں حرام ہے، اورجب معرکوں میں حاصل ہونے والی غنیمت ہم سے پہلے لوگوں پر حرام تھی توہمارے لیے حلال ہیں۔

اوراگرہمارے علاوہ دوسری امتوں کا قبلہ بیت المقدس تھا توہمارا قبلہ بیت اللہ ہے، اوراسی طرح اوراشیاء بھی توآدم علیہ السلام کی شریعت میں بہن بھائیوں کا آپس میں نکاح وشادی کرنا جائز تھا لیکن اس کے بعدوالی سب شریعتوں میں حرام، ذیل میں ہم اس مسئلہ کی وضاحت حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی سے پیش کرتے ہیں۔

حافظ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ :

بلاشبہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کے لیے یہ مشروع کیا تھا کہ وہ اپنی اولاد میں سے بیٹی اور بیٹے کی آپس میں شادی کردیں اس لیے یہ حالات کی ضرورت تھی، لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کے ہر دفع ایک بیٹا اورایک بیٹی اکٹھے پیدا ہوتے تھے تواس طرح وہ ان کے ساتھ شادی کرتے جوان کے علاوہ دوسری دفعہ پیدا ہوتے۔

سدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : کہ ابومالک، ابوصالح، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، مرۃ اورابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اوردوسرا صحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے :

آدم علیہ السلام جو بھی بیٹا ہوتا تواس کے ساتھ بیٹی ضرور پیدا ہوتی تواس بچی کے ساتھ پیدا ہونے والا بچہ دوسرے بچے کے ساتھ پیدا ہونے والی بچی سے شادی کرتا۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ المائدۃ آیۃ نمبر (27)۔

میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ایمان اور علم نافع سے نوازے ، وصلی اللہ علی نبینا محمد۔

واللہ تعالی اعلم.